تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ ۸ شعبان ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۰۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمدیت سے سچا تعلق رکھنے والوں کی علامات

"جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اگرچہ ہزار کوس پر بھی ہیں۔ تاہم ہمیشہ مجھے لکھتے رہتے ہیں۔ اور دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں موقعہ دے تا وہ برکاتِ صحبت حاصل کریں۔ مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گزر جاتے ہیں۔ اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں۔ اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے۔ میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے۔ جو خدا تعالےٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں۔ اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ یہ میری دعائیں خدا تعالےٰ قبول کرے گا۔ اور مجھے دکھائے گا۔ کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں۔ اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہیں۔" (اشتہار ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی اور گلے میں خراش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

آج باوجود ناسازئ طبع حضور نے خطبہ جمعہ پڑھا اور سورۃ فاتحہ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج اسہال اور ضعف کی تکلیف رہی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج بعد نماز مغرب چند معزز اصحاب نے جو مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ دفتر "الفضل" میں دعوتِ طعام قبول فرما کر عملۂ الفضل کو ممنون کیا۔ اور "الفضل" کی ترقی کے متعلق تبادلۂ خیالات کا موقعہ دیا۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء (اجلاس ثانی) کا افتتاح

پہلے دن کی مختصر روئداد

قادیان ۲۳ر اکتوبر۔ آج بعد نماز جمعہ وعصر جو جمع کر کے مسجد نور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائیں۔ اور پھر چند نکاحوں کا اعلان فرماتے ہوئے خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ چار بجے مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے کی اور پھر حضور نے دعا کے متعلق مختصر تقریر فرمانے کے بعد تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں حضور نے سب سے پہلے مجلس شوریٰ کے اس اجلاس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس اجلاس میں ایک خاص موضوع پر غور ہوگا۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی مضمون زیر بحث نہیں آئیگا۔ سوائے اس کے کہ کوئی خاص ضرورت پیش آجائے۔ اس کے بعد حضور نے ایجنڈا کے موضوعات کو بیان کرتے ہوئے ان پر غور وخوض کرنے اور ان کے متعلق سب کمیٹیوں کو رپورٹ پیش کرنے کے متعلق نصائح فرمائیں

ایجنڈا کی پہلی تین شقوں یعنی (۱) آیا تمام جماعتوں کے چندوں کے بقائے صاف ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ (۲) آیا تمام جماعتوں نے چندے باقاعدہ ادا کئے۔ اگر نہیں تو کیوں (۳) بقایوں کے صاف کرنے اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی پیدا کرنے میں کیا دقتیں ہیں کے متعلق غور کر کے رپورٹ پیش کرنے کے لئے تیس ممبروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی۔ جس کے صدر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور سیکرٹری جناب مولوی عبد المغنی صاحب کو مقرر فرمایا۔ اور چوتھی شق یعنی جماعت جس مالی تنگی میں سے گذر رہی ہے۔ اس کے کیا علاج ہوسکتے ہیں۔ اس کے متعلق ۲۱ ممبروں پر مشتمل کمیٹی مقرر فرمائی۔ جس کے صدر آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب اور سیکرٹری جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو مقرر فرمایا۔ اور اجلاس ساڑھے پانچ بجے شام ختم ہوا۔ دونوں سب کمیٹیوں نے اپنے اجلاس ۸ بجے رات شروع کئے۔

اس اجلاس میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے جو نمائندے شامل ہوئے۔ ان کی تعداد ۴۹۷ ہے۔ ان میں پنجاب کے علاوہ صوبہ سرحد۔ یو۔پی۔ بنگال اور دیگر صوبجات کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ مقامی اور بیرونی وزیٹرز کی تعداد ۲۱۶ تھی۔ اس کے علاوہ خواتین وزیٹرز بھی جن کے لئے برعایت پردہ نشست کا انتظام تھا۔ کافی تعداد میں موجود تھیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے ذیل کے احباب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۷۵	جمیل حاجی ابراہیم صاحب	حیفا۔ فلسطین	
76	Nihmat ullah Hyihi Mann D/o Lagos		M.
77	Nihmat ullah Revani D/o	"	"
78	Ms. Mudasir noal Lawal Sb.	"	"
79	Ms Tujain olagunju Sb	"	"

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا پروگرام

میں برہمن بڑیہ جاتے ہوئے کلکتہ سے نہیں گذرونگا۔ بلکہ سیدھا براستہ نبڈل دنی ہائی برہمن بڑیہ جاؤں گا۔ باقی پروگرام وہی ہوگا۔

اب پروگرام یہ ہوگا۔ کہ ۲۵ر کی شام کو قادیان سے روانہ ہو کر امرتسر سے پنجاب کلکتہ میل میں سوار ہو کر ۲۷ کی صبح ۲۳-۴ بجے بردوان پہنچونگا وہاں سے بغیر کلکتہ جانے کے سیدھا برہمن بڑیہ چلا جاؤنگا۔ اور انشاء اللہ ۲۸ اکتوبر کی صبح برہمن بڑیہ پہنچونگا۔ (فرزند علی عفی عنہ)

عیدگاہ احمدیہ احمدی پور ضلع جہلم

۲۷ر جنوری ۱۹۳۶ء کو خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے عیدگاہ احمدیہ احمدی پور کی کچی بنیاد رکھی گئی۔ اور اسی روز سے مٹی ڈالنی شروع کر دی گئی۔ چونکہ وہ جگہ ذرا نیچی تھی۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں نے مل کر کافی مٹی ڈالی۔ اور عید الاضحیٰ وہیں پڑھی گئی۔ اب چونکہ عید الفطر نزدیک آرہی ہے۔ اس لئے ۱۱ر اکتوبر کی شب کو پختہ بنیاد رکھی گئی۔ اور ۱۲ر اکتوبر کو دیواریں بنانی شروع کر دی گئیں ۱۸ر اکتوبر تک خدا تعالےٰ کے فضل سے پختہ چار دیواری بنا دی گئی ہے (خاکسار نور احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ۔ احمدی پور ضلع جہلم)

مبلغین اور سکرٹریان تبلیغ

توجہ فرمائیں

"جماعت احمدیہ اور احرار" ایک مفید تصنیف ہے جس سے احرار کی حقیقت لوگوں کے سامنے آجاتی ہے۔ کتاب ۲۹ عنوانات کے ماتحت مرتب کی گئی ہے مبلغین اور سکرٹریان تبلیغ بکثرت منگوا کر لوگوں میں تقسیم کریں۔ عمدہ کاغذ پر طبع کرائی گئی ہے قیمت ایک روپیہ کی دس عدد۔ ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ بک ڈپو۔ قادیان۔

منسوخ شدہ وصایا کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل وصایا مختلف وجوہ کی بناء پر منسوخ کی گئی ہیں عام اطلاع کیلئے شائع کیجاتی ہیں۔

۱۔ ماسٹر مولاداد صاحب قادیان ۸۵۷ وصیت
۲۔ کریم بخش صاحب سقہ بھینی بانگر ۵۵۳ "
۳۔ شیخ حشمت اللہ صاحب پٹیالوی ۱۴۸۲ "
۴۔ محمد علی ولد شیخ حسین بخش صاحب لاہور ۴۲۱ "
۵۔ حسین بخش صاحب ولد صوبہ ساکن حمزہ ضلع گورداسپور ۲۵۷ وصیت
۶۔ مسٹر محمد اسحاق ولد مولوی قطب الدین صاحب قادیان ۱۱۹۰ "
۷۔ منشی محمد ابراہیم صاحب بٹالوی ولد محمد اکبر صاحب مرحوم قادیان ۱۵۹۱ وصیت
(۸) منشی [illegible] صاحب [illegible] تحصیل [illegible] ضلع [illegible] ۱۲۱۶ وصیت (۹) ڈاکٹر عبد الکریم صاحب [illegible] ۱۲۳۵ وصیت (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ شعبان ۱۳۵۵ھ

مہاسبھا کا صدارتی ایڈریس یا اندھے کا لٹھ

مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے خوفناک ارادے

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا جو سالانہ اجلاس ۲۴ اکتوبر سے لاہور میں شروع ہے۔ اس کا افتتاح کرتے ہوئے ایک نہایت ہی تنگدل اور متعصب ہندو ڈاکٹر کرت کوٹی نے جو صدارتی تقریر کی ہے۔ اس نے ایک طرف تو راسخ الاعتقاد ہندوؤں کو مہاسبھا سے سخت متنفر کر دیا ہے۔ دوسری طرف خود مہاسبھا کے عہدہ داروں میں پھوٹ ڈال دی ہے۔ اور تیسری طرف اقلیتوں اور خاصکر مسلمانوں کو اظہار غم و غصہ کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ ان حالات میں کہنا پڑتا ہے کہ صدر مہاسبھا کا ایڈریس اندھے کا لٹھ تھا۔ وہ جس طرف بھی پڑا۔ بے تحاشا زخمی کرتا چلا گیا۔ اور اپنے پرائے میں اس نے کوئی تمیز روا نہ رکھی۔

سناتنی ہندو صاحبان کو تو یہ شکایت ہے۔ کہ ڈاکٹر کرت کوٹی نے اپنے صدارتی ایڈریس میں ہندو دھرم کی مقدس کتب پر ناپسندیدہ طریقہ سے نکتہ چینی کی ہے۔ اور اس طرح ان کی ہتک کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے وہ نہ صرف اس بات پر متاسف ہیں۔ کہ ڈاکٹر کرت کوٹی کے استقبال میں شریک کیوں ہوئے۔ بلکہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان سے بہت بڑا گناہ سرزد ہوا۔ اور اس کے کفارہ کے لئے سناتن دھرم ہائی سکول لاہور کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے تو فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو دن تک فاقہ کشی کی جائے۔

مہاسبھا کے اس جلسہ کی استقبالیہ کمیٹی کے سرکردہ عہدیداروں نے جن میں رائے بہادر لالہ رام سرن داس دیوان بہادر دیوان کرشن کشور۔ رائے بہادر لالہ بندا سرن وغیرہ شامل ہیں۔ یہ اعلان کیا ہے۔ کہ ”ہمیں اس بات کا افسوس ہے۔ کہ ڈاکٹر کرت کوٹی جیسی مشہور اور عقلمند شخصیت کے ایڈریس سے جو خاص حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ اور اپنی ناراضگی کا زوردار اظہار کریں۔ ہندو مہاسبھا جیسی عظیم باڈی کے مقاصد کے متعلق ہمارا یہ خیال رہا ہے۔ کہ اس کا کام ایک ایسی انجمن کا کام ہے۔ جو ہندو دھرم کے کسی بھی انگ جن میں سکھ جین اور بودھ بھی شامل ہیں کے عقائد میں مخل نہ ہوئے بغیر بطور ہندو کے ان کے مفاد کی حفاظت کرنا چاہتی ہے۔ اور آج تک یہی بات ہندو مہاسبھا کا اصول بنی رہی ہے۔ ہندو دھرم کے کسی خاص انگ کو دبانا یا کسی ایک انگ کو دوسرے انگ میں شامل ہو جانے کی ترغیب دینا ان باتوں کی ہندو مہاسبھا کے پلیٹ فارم پر آج تک اجازت نہیں دی گئی اور پھر ہندو مہاسبھا کے سالانہ اجلاس کے صدارتی ایڈریس میں اس قسم کی ترغیب دینا تو اور بھی ستم ٹھہرا۔ اندریں حالات ہم اس بات کو تہ دل سے محسوس کرتے ہیں کہ بطور ممبران مہاسبھا کے ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ بطور پروٹسٹ اس سالانہ اجلاس کی آئندہ کی کارروائی میں حصہ نہ لیں“۔

گویا ڈاکٹر کرت کوٹی نے آپے سے باہر ہو کر ہندو مہاسبھا کے بنیادی اصل کو ہی پاش پاش کر کے رکھدیا ہے اور اس بات کی کوئی پروا نہیں کی۔ کہ یہ طریق عمل خود مہاسبھا کے عہدہ داروں کے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔

جس شخص کا اپنوں کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ اور جس کی زبان ان کے لئے تیز تلوار ثابت ہو۔ اس کے متعلق اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ غیروں کے خلاف کس قدر بغض اور کینہ اس کے سینہ میں بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ کینہ جلد ہی پھوٹ پڑا۔ جبکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہ صرف یہ بے بنیاد اعتراض اسلام پر کر دیا کہ اسلام کی تعلیم صرف چند اشخاص سے زیر عمل آ سکتی ہے۔ جو خاص طور پر اعلےٰ شخصیت کے مالک ہوں۔ اور وہ خاص محدود وقت اور جگہ میں۔ وہاں یہ بھی کہدیا۔ کہ ”غیر ہندوؤں کو یہ اچھی طرح جان لینا چاہیئے۔ کہ ہندوستان اصل میں ہندوؤں کے لئے ہے۔ اور ہندو یہاں آریہ سبھیتا اور ہندو دھرم کی رکھشا اور پرچار کے لئے رہتے ہیں“۔ نیز یہ کہ ”اقلیتیں کوئی ایسے حقوق نہیں مانگ سکتیں۔ جو ہندوؤں کے مفاد کے منافی ہوں۔ اور آریہ سبھیتا کے لئے نقصان دہ..... ہندوستان میں قومیت۔ زبان اور مذہب سب ہندوؤں کا ہونا چاہیئے“۔

اس کا مطلب واضح ہے۔ تاہم اس بارے میں اخبار ”پرتاپ“ نے جو انکشاف کیا ہے۔ اس سے حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ وہ پوچھتا ہے ”جن خیالات کا اظہار ڈاکٹر کرت کوٹی نے کیا ہے۔ انہیں عملی جامہ کیسے پہنایا جا سکتا ہے ہندوستان میں ۲۵ کروڑ ہندو ہیں۔ لیکن ۸ کروڑ غیر ہندو بھی ہیں۔ ان کی بھی اپنی زبانیں ہیں۔ ان کے بھی مذہب ہیں۔ اور ان کے بھی رسم و رواج ہیں انہیں کیسے کچلا جا سکتا ہے“۔

گویا ڈاکٹر کرت کوٹی نے ہندوستان کی اقلیتوں کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندو تمام ان لوگوں کو جو ہندو نہیں کہلاتے۔ کچل کر رکھدیں کیونکہ ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے۔ اور یہاں قومیت زبان اور مذہب ہندوؤں کا ہی ہونا چاہیئے۔

ہندو مہاسبھا کے پلیٹ فارم سے اس قسم کا اعلان پہلی دفعہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ قبل ازیں بھی یہی کہا جا چکا۔ صاف الفاظ میں کیا جا چکا ہے۔ اور تمام ہندو اس کی تائید میں نظر آتے ہیں۔ کیونکہ باوجود صدر کی تقریر کے اور کئی حصوں کے خلاف اظہار ناراضگی کرنے اور مہاسبھا کے جلسہ میں شریک ہونے تک سے انکار کر دینے کے کسی نے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا کہ اقلیتوں اور خاصکر مسلمانوں کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ لغو اور بیہودہ بات ہے۔ ان حالات میں کس طرح ممکن ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں پر کسی معمولی سے معمولی بات کے متعلق بھی اعتماد کر سکیں ان کے خوفناک ارادوں اور عملی تجویزوں کو نظر انداز کر سکیں۔ اور یہ سمجھ لیں۔ کہ ہندو ان کے ساتھ رواداری نہ سہی انصاف کرنے کے لئے بھی تیار ہو سکتے ہیں۔

اس موقعہ پر ہم جمہور مسلمانوں کو اس خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے جو مہاسبھائی ہندوؤں کے دلوں میں پرورش پانے کے بعد اب منظر عام پر آ رہا ہے۔ اور جس کا کھلم کھلا اعلان کیا جا رہا ہے۔ یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ بیرونی اور کھلے معاندین کی ریشہ دوانیوں اور فتنہ پردازیوں کا مقابلہ کرنے کے علاوہ ان لوگوں پر بھی نگاہ رکھیں۔ جو مسلمان کہلا کر اور مسلمانوں کے خیرخواہ بنکر مسلمانوں میں پھوٹ اور تفرقہ پیدا کر رہے ہیں۔ حالانکہ ضرورت اس وقت

عشق و محبت ۳

ابتدائے عشق

ہیچ آگہی نہ بُود بعشق و وفا مرا
خود ریختی متاعِ محبت بدامنم

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

بتیس سال ایک عمر ہے۔ مگر اسے بھی گزرتے دیر نہیں لگتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی بات ہے۔ میں ان دنوں قادیان سے دُور ایک جگہ متعین تھا۔ کہ میری بیوی ایک دُور دراز جگہ اپنی بہن کے ہاں چلی گئی اور میں اکیلا رہ گیا۔ میری دوسری شادی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ نہ کوئی بچہ تھا۔ نہ مجھے لوگوں سے بہت خلا ملا کا شوق ؎

رفتہ رفتہ اس عالم تنہائی نے میرے اوپر ایک مخفی اثر کرنا شروع کیا۔ اور سے

دیدم از ہجر خلق جلوۂ یار

کی صداقت آہستہ آہستہ اپنا رنگ دکھانے لگی۔ سوائے کارِ سرکار کے باقی تمام دن اور تمام رات میں اور میرا کمرہ۔ میں اور میرا...... میں اور اس کی کتاب۔ تین چار احمدی احباب جو وہاں تھے۔ وُہ البتہ مغرب کی نماز پڑھنے میرے ہاں آ جایا کرتے تھے ؎

درس القرآن کے متعلق دو باتیں

چند روز کے بعد مجھے اور میرے مکان کو خالی پا کر انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ میں ان کو قرآن مجید پڑھا دیا کروں۔ مجھے کیا عذر ہو سکتا تھا۔ دوسرے دن سے ہی درس جاری ہو گیا۔ ابھی درس کو شروع کئے چند روز ہی ہوئے تھے کہ دو باتیں مجھ پر واضح ہو گئیں ؎

(۱) اول یہ کہ قرآن پڑھنے سے نہیں آتا۔ بلکہ پڑھانے سے آتا ہے ؎

(۲) دوسرے یہ کہ مدرس کی خود اپنی لیاقت۔ ترقیٔ معرفت اور ازدیادِ علم کا باعث نہیں ہوتی۔ بلکہ لائق شاگردوں کی روحانی جذب اور قابلیت ان باتوں کو اس کے اندر سے کھینچ کر باہر لاتی ہے۔

زہے نصیب کہ یہ دونوں باتیں مجھے یکدم میسر آگئیں۔ پڑھانا تو تھا ہی۔ مگر سونے پر سہاگہ یہ ہوا۔ کہ ایک ڈاکٹر صاحب جو عجیب ذہین۔ ذکی و فہیم انسان تھے۔ اور ایک اہلِ دل اور باریک بین مخلص احمدی تھے۔ جو دین کے مسائل سے خوب واقف تھے۔ اس درس میں شریک ہونے لگے۔ وُہ بھی میری طرح فارغ البال تھے۔ گھنٹوں کلام الٰہی کی تکرار اور اس کی تدریس کا موقعہ ملنے لگا۔ اور مغرب سے لے کر عشاء کی نماز کے بعد تک وُہ مجلس بلا ناغہ روزانہ لگنے لگی جس میں خدا تعالےٰ کے کلام کے سوا کوئی انسانی بات درمیان میں نہ آتی تھی۔

صبغۃ اللہ کی حالت

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس پہلے انسانی رنگ پر اب صبغۃ اللہ یعنی اللہ کا رنگ چڑھنا شروع ہوا۔ اور ہوتے ہوتے چند دنوں میں یہ کیفیت ہو گئی۔ کہ ایک درد۔ ایک سوز۔ ایک جلن۔ ایک بے چینی میرے رگ و پے میں سرایت کرنے لگی۔ نمازوں اور لمبی نمازوں یعنی مولوی شیر علی صاحب کی نمازوں کے سوا دل کو تسکین نہ ہوتی تھی۔ کھانے سے زیادہ بھوک یا روزہ میں لطف آتا تھا۔ اور خوشی سے زیادہ رونے میں بلکہ عُمَیْعُمِنِ نَضَّاخَتٰنِ والے رونے میں لذت محسوس ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ مجھے خطرہ ہونے لگا۔ کہ کہیں میری آنکھیں ضائع نہ ہو جائیں ؎ پھر اس کے آگے یہ ہوا۔ کہ نیند اُڑ گئی۔ اس کا اثر یہ تھا۔ کہ نماز تہجد بے کہے بے سُنے خود ہی تشریف لے آئی۔ اور غضب یہ ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک چادر جو بطور تبرک میرے پاس موجود تھی۔ میرے اوپر تہجد کے وقت آ لپٹا کرتی تھی۔ میں نہیں سمجھتا تھا۔ کہ میں کچھ کرتا تھا۔ یا وُہ چادر مجھ سے کراتی تھی مگر اس وقت مجھے ان تبرکات کی حقیقت معلوم ہوئی۔ اور "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" والا الہام مجھ پر منکشف ہونا شروع ہوا۔ مگر خیر یہ ذرا باریک باتیں ہیں ؎

لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ وُہ "برکت" میں نے بھی نازل ہوتے دیکھی اور عشق و محبت کے رنگ میں نازل ہوتے دیکھی۔ پھر تہجد پر ہی بات نہ ٹھہری رہی بلکہ یہ حال ہو گیا۔ کہ ہر وقت ذکرِ الٰہی دل اور زبان پر مستولی ہو گیا۔ معرفتِ الٰہی کی نہر دل کے اندر زور سے چلنے لگی۔ اللہ تعالےٰ کی صفات یعنی اس کا حُسن اور ان صفات کا ظہور اور ان کا عمل اور ان کا فیضان ذرہ سے لے کر مجموعۂ عالمین تک اس طرح نظر آنے لگا۔ جس طرح گویا میں ہی ان باتوں کا منیجر ہوں۔ اور سب کام میری ہی نگرانی میں ہو رہا ہے اس لئے ایسی بہت سی باتیں علم میں آئیں جن کی بعض خاص لوگوں کو بھی خبر نہیں ہوتی ؎

اس کے منشا کی راہیں کھلنے لگیں۔ اس کے کلام کے معارف وا ہونے لگے۔ اور تقوےٰ کی باریک راہیں۔ اور معرفت کے دقیق آثار اس طرح ہجوم کر کے جمع ہو گئے۔ کہ میری ہر حرکت۔ ہر سکون۔ ہر لفظ۔ ہر اشارہ۔ ہر خیال اور ہر جذبہ ایک بصیرت کے ماتحت آ گیا۔ اور معاملہ یہاں تک پہونچ گیا۔ کہ آیا اس وقت میرے لئے یہ پانی پینا جائز ہے یا نہیں۔ اور کتنے گھونٹ۔ اور آیا یہ کھانا کھانا درست ہے۔ اور اس کا کونسا حصہ اور کتنی دیر میں اور کس خیال اور کس نیت سے۔ اور میرا چلنا پھرنا۔ سونا۔ مطالعہ۔ بات چیت معاشرت سب باتیں اپنی نیت اور ارادہ سے نکل کر کسی اور کے ارادہ اور مشیت کے ماتحت ہو گئیں۔ اور میرے تمام قویٰ کی رگامیں میرے ہاتھ سے چھوٹ کر حضرت احدیت کے ہاتھ میں چلی گئیں۔ اور سب کام ان لگاموں کے اشارہ پر ہونے لگے ؎

مخالفینِ اسلام کے خلاف تبلیغی جہاد

اب معاملہ اس سے بھی بڑھا۔ اور وُہ اس طرح کہ ایک عیسائی اور بعض آریوں نے ان دنوں اس شہر میں یورش کی۔ اور جلسوں میں بر ملا اسلام پر اعتراضات ہونے لگے۔ اور جیسا کہ ہر جگہ قاعدہ ہے۔ غیر احمدیوں کی وُہ گت بننے لگی۔ کہ خدا کی پناہ اور جیسا کہ یہی ہر جگہ ہوتا ہے۔ وُہ اس سلسلہ کی پناہ کی طرف دوڑے۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مجلسیں گرم ہونے لگیں۔ اور جوابی جلسے منعقد ہونے شروع ہو گئے۔ پبلک نے دلچسپی لی اور ہمیں ان حملہ آوروں کے رد کے لئے میدانِ جہاد میں نکلنا پڑا۔ اور اس وقت یہ ثابت ہوا۔ کہ کوئی عبادت کوئی وظیفہ۔ کوئی مطالعہ۔ کوئی صحبت اور کوئی مجاہدہ اور کوئی تنہائی اللہ تعالےٰ کے عشق کے بھڑکانے کا اتنا عظیم الشان موجب نہیں ہے جتنا مخالفین اسلام کے خلاف تبلیغی جہاد۔ اگر کوئی مبلغ چاہتا ہے۔ کہ یک دم اس پر فنا طاری ہو کر بقا اور لقا کے منازل طاری ہونے شروع ہو جائیں۔ تو وُہ تزکیۂ نفس کے ساتھ دلی تڑپ۔ اور جوش سے میدانِ تبلیغ میں کود پڑے۔ اس وقت وُہ معشوقِ ازلی یہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ حملے جو میری عزت پر اور میری سب سے عزیز اور قیمتی متاع اسلام پر ہو رہے تھے۔ یہ شخص ان کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو کر آ گیا ہے۔ سو اگر وُہ شخص کوئی ملاوٹ نفس کی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور خالصتہً لوجہ اللہ سخت جوش اور شوق کے ساتھ اس جنگ میں کود پڑتا ہے تو وُہ شکور اور قدردان خدا جو کبھی کسی کا قرضہ باقی نہیں رکھتا۔

اس کے ایک قدم کے بدلے دس قدم چل کر اس کے ملنے کو آتا ہے۔ اور اگر وُہ چل کر آتا ہے۔ تو اس کا وُہ قدر دان دوڑ کر اس کے استقبال کو آتا ہے۔ اور اپنی محبت جیسی لازوال نعمت کا تحفہ اس کو دیتا ہے۔ اور اپنے عشق کی آگ اس کے سینہ کے اندر بھرنی شروع کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس آگ میں پڑ کر وُہ لوہا بھی آگ کی مثال ہو جاتا ہے۔ اور خدائی نقش و نگار ظاہر کرنے لگتا ہے۔

اب بھی اگر کوئی مبلغ ہمارے سلسلہ کا باوجود مباحثات اور جہاد قلمی و لسانی کے اپنے اندر اس شعلہ کو محسوس نہیں کرتا۔ تو وُہ یہ ڈھونڈے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا اس کی نیت صحیح ہے؟ کیا اس کو اپنے تزکیہ نفس کی طرف کافی توجہ ہے۔ کیا دنیا کی حرص یا مال کی محبت یا شہوات کا غلبہ یا نام آوری اور مخالف کو شکست دینے کا سفلی جذبہ یا حب جاہ یا ریا کہیں سے اس کے قصر روحانیت میں نقب تو نہیں لگا رہا ہے۔ کیونکہ خود بے غرض تبلیغ ہی ہزاروں نقائص اور نفسانی کمزوریوں اور لاعلمیوں کا علاج ہے۔ اور انسان اس میدان میں پڑ کر خود بخود پاک دل اور صاحب معرفت ہوتا جاتا ہے۔ پس ڈھونڈو اور جلدی ڈھونڈو۔ اور بند کرو اور فوراً بند کرو کسی رخنہ کو۔ ورنہ مصیبت آجائیگی اور تمام کی کرائی غارت ہو جائے گی۔

اُدھر عبادات کا یہ حال ہوا کہ راتوں قیام اللیل میں کھڑے کھڑے پیر متورم ہونے شروع ہو گئے اور سنت نبوی کی اتباع نے وُہ زور کیا کہ بیسیوں برس کی پڑھی ہوئی احادیث ذہن میں آ آکر زبردستی عمل کرانے لگیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چال ڈھال اور ظاہری نمونہ کا رنگ بھی جسمانیات پر غالب آنے لگا۔ اور غذاؤں میں کدو جس سے ہمیشہ سخت نفرت تھی۔ اب روز پکنے لگا۔ بلکہ اس کے ایک ایک کدو کو اسی طرح لمبے شوربے میں سے تلاش کر کے نکالا جانے لگا۔ اور اس میں لذت اس قدر آنے لگی۔ کہ شائد کبھی بریانی اور مرغ کے کباب میں بھی نہ آئی ہوگی۔

شفقت علیٰ خلق اللہ

دوسری طرف مخلوقات کے ساتھ شفقت اور سلوک اس درجہ کو پہنچ گیا۔ کہ کسی کھانے کا لقمہ حلق سے نہ اُتر سکتا تھا۔ جب تک پہلے وہ غرباء کو نہ کھلا لیا جائے۔ اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر یتیموں کے آرام کے سامان مہیا کئے جاتے۔ اور اگر کوئی راستہ میں سلام علیکم کہتا۔ تو اسے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا جواب ملتا۔ اور اگر کوئی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہی کہکر پاس سے گزر جاتا تو علاوہ اسی جواب کے یہ ذمہ واری محسوس کی جاتی۔ کہ مجھے اس سے بہتر تحیۃ کہنا چاہیئے تھا۔ اس لئے جواب کے علاوہ اس کے لئے ایک ایک فرلانگ تک دل سے ہدایت اور نیکی کی دُعا کرتا چلا جاتا۔

غرض کچھ بیان ان حالات کا نہیں ہو سکتا۔ جو اُن دنوں وارد ہو رہے تھے۔ اور جن کو لکھتے لکھتے اب میں بسبب بیمار اعصاب کے خود تھک گیا ہوں۔ اور بعض کا اظہار مناسب بھی نہیں۔ کیونکہ یہ شخصی کیفیات اور روحانی حالات ہیں۔

حسبنا کتاب اللہ

کچھ دنوں بعد وُہ درس قرآن ہی نیا رنگ اختیار کرنے لگا۔ ہر آیت کے نیچے ایک کی جگہ دو دو۔ تین تین چار چار معانی نظر آنے لگے۔ اور ایسے ایسے مسائل اور تفصیلی علوم مستنبط ہونے لگے۔ کہ یوں منکشف ہوتا تھا۔ کہ تمام احادیث۔ اور تمام کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام صحف انبیاء۔ اور دُنیا کی تمام مفید کتابیں سب کی سب قرآن مجید سے لفظاً لفظاً نکالی ہوئی۔ اور مستنبط ہیں۔ اور اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی اور علم اور کسی اور کتاب کی ضرورت معلوم نہ ہوتی تھی۔ اور ہر مضمون اسی کلام الٰہی میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ اور اس وقت حقیقی طور پر یہ بات بالکل ثابت ہو گئی۔ کہ حسبنا کتاب اللہ کہنے والا نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا عارف تھا۔ اور اس پر۔ اور اس کے مثیل پر میں نے ہزاروں ہزار درُود صلوات بھیجیں۔

اسی ضمن میں میں ایک جلسہ کا ذکر کرتا ہوں۔ جس میں قرآن مجید کے مفصل اور مکمل ہونے پر میری تقریر تھی۔ وہاں میں نے کھانے جیسے پامال۔ اور پیش پا افتادہ مسئلہ کو لے کر ثابت کیا۔ کہ صرف قرآن مجید سے ہی تمام چھوٹے بڑے مسائل کھانے پینے کے متعلق نکل آتے ہیں۔

دوران بیان میں کسی صاحب نے فرمایا۔ کہ آیا پنشن جس طرح ملازمین کو بعد ختم ملازمت ملتی ہے۔ اس کے جائز ہونے یا کھانے کا جواز قرآن میں ہے؟

میں نے جواب دیا۔ کہ ہاں ہے كُلُوا وَاشْرَبُوا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ۔

ایک اور صاحب بولے کہ ہم کھانا پہلے کھائیں۔ یا پانی پہلے پئیں۔ اس کی بابت قرآنی حکم کیا ہے؟

میں نے کہا۔ پہلے کلوا ہے۔ پھر واشربوا ہے۔

ایک اور صاحب بولے۔ کہ کھانا کتنے وقت کھانا چاہیئے۔ میں نے عرض کیا۔ دو وقت۔ یعنی وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

ایک صاحب بولے۔ یہ بتائیے کہ آپ نے مجھے گوشت جیسی مرغوب چیز کے کھانے سے بسبب روماٹزم کے بند کر دیا ہے۔ اس کی سند لائیے۔ میں نے کہا۔ ایک نہیں دو سندیں۔ ایک تو یہ کہ کلوا من الطیبات واعملوا صالحا۔ یعنی صرف طیب چیزیں کھاؤ۔ جن سے اعمال صالحہ کی توفیق ملے۔ آپ جب گوشت کھاتے ہیں۔ گھٹنوں میں درد ہو جاتا ہے۔ اور مسجد میں جاکر نماز کے عمل نیک سے محروم ہو جاتے ہیں۔ نیز بیماری میں پرہیز سنت انبیاء بھی ہے۔ جیسے الا ما حرم اسرائیل علیٰ نفسہ سے ثابت ہے۔

اس پر ایک کونے سے ایک طالب علم کہنے لگے۔ کہ صحت اور طاقت اور عمر لمبی کرنے کے لئے کون کونسی غذائیں مفید ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ قرآن مجید کھول کر تم ان تمام کھانے پینے کی چیزوں کی ایک فہرست بنا لو۔ جو خدا نے جنتیوں کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ اس کے علاوہ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض بھی ایک ترکیب عمر بڑھانے کی ہے۔ اور کھانے کے متعلق وُہ یوں ہے۔ کہ کچھ کھانا ضرور مساکین کو گاہے بگاہے کھلاتے رہا کرو۔

غرض اسی طرح لطائف و ظرائف ہوتے رہے۔ اور سوال کرنے والے عاجز آگئے۔ مگر میرے وُہ نکات معرفت کم ہوتے میں نہ آتے تھے۔

وسیع دُعا

اب دُعا کا حال بھی سُن لیں۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ سب سے بڑھ کر یہ دُعا کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ من یحبک۔ والعمل الذی یبلغنی الیٰ حبک۔ درُود کی کثرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔ اور خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ اور بہشتی مقبرہ میں مدفون اصحاب کے لئے دُعا۔ ساری جماعت کے لئے۔ اخبار میں درخواست کرنے والوں کے لئے۔ تمام انبیاء و صالحین کے لئے۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

اس کے بعد ابنائے فارس حضرت ام المومنین تمام کارکنوں کے لئے خواہ مرکزی ہوں یا بیرونی تمام مبلغین کے لئے۔ ان کے پس ماندگان کے لئے۔ اسی طرح اپنے والدین کے لئے۔ اور ازواج واولاد کے لئے۔ رب اغفرلی ولوالدیّ کا سلسلہ بعض اوقات اتنا لمبا ہوتا کہ ہر دفعہ رب اغفرلی ولوالدیّ پڑھکر پہلے اپنے والدین کے لئے مغفرت چاہتا پھر یہی دعا کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے لئے دعا مانگتا۔ پھر یہی پڑھتا اور خواجہ میر درد اور ان کی اہلیہ کے لئے پھر دعا کرتا۔ پھر امام حسینؓ اور ان کی بیوی شہر بانو کو اس میں شامل کرتا پھر حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اپنی ۱۱ بیبیوں کے ۱۱ دفعہ اس دعا کو لیجاتے۔ پھر حضرت اسمٰعیل اور ان کی بیوی پھر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ پھر حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ غرض دعا کی وسعت کو دیکھئے ایسی طرح ایک دفعہ ایک خاص مجلس اہل دل کی تھی۔ دعا بڑی خشوع خضوع سے شروع ہوئی۔ بجرم میں نے ایک عجیب موقعہ قبولیت کا دیکھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقدم کرلیا۔ اور اپنے لئے یا کسی اور عزیز دوست اور بیوی بچے کے لئے دعا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور برابر حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجتا رہا۔ جب تک کہ وہ مجلس برخاست نہ ہوئی۔

نیکی بدی کی تمیز

اس کے علاوہ نیکی بدی کی تمیز کا علم بڑھنا شروع ہوا۔ وہ باتیں جو پہلے نیکی تھی۔ اب بعض انہیں سے بدی بننی شروع ہوگئیں۔ کوئی عمل بلانیت کے نہ ہوسکتا تھا۔ اور دو دو بدیوں اور دو دو نیکیوں میں مقابلے ہونے لگے۔ اخلاق ذمیمہ بجرم خشک پتوں کی طرح عشق کی آندھی سے جھڑ گئے۔ اور اخلاق فاضلہ طوفانِ باد و باراں کی طرح گرد و پیش جمع ہوگئے جن کی تفصیل نہایت باریک ہے۔ اور بیان کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ غض بصر کا یہ حال ہوگیا۔ کہ اول تو آنکھ اوپر اٹھتی ہی نہ تھی۔ اگر اتفاقیہ اٹھ بھی جائے اور ناجائز جگہ نظر پڑ جائے۔ تو پھر توبہ استغفار۔ مزید عبادات تاسف اور ندامت غرض کچھ نہ پوچھو۔ کہ کیا ہوا کرتا تھا۔

حسن کا احساس

حسن کا احساس اس قدر ترقی کر گیا۔ کہ ہر خوبصورت چیز پسند آنے لگی۔ اور ہر مخلوق میں حسن و خوبی نظر آنے لگی۔ خود اس کانِ حسن کا تو کہنا ہی کیا تھا۔ اور یہ معاملہ اتنا بڑھا کہ خوش کلامی خوش پوشی اور معمول سے زیادہ بن ٹھن کر رہنا۔ خوشبو لگانا۔ حجامت اور غسل کا خاص خیال رکھنا اور خود اپنے تئیں محبوب بنائے رکھنے کا خیال غالب ہوتا چلا گیا۔

ہر وقت کی مصروفیت

وقت کے ضائع کرنے کا سخت رنج ہونے لگا۔ یا ذکر۔ یا فکر۔ یا عمل یا معشوق کا تخیّل یاد عا۔ یا قربان اور فدا ہوجانے کے جذبات کو ابھارنے والے خیالات یا مخلوق کی خدمت۔ غرض ایک منٹ دن بھر میں فارغ نہیں

آنکھوں کے سامنے ایک نئی دنیا

اسی طرح وقت کا ایک بڑا حصہ احسانات الٰہی پر غور کرنے کے لئے وقف ہونے لگا۔ اور ایک نئی دنیا آنکھوں کے سامنے کھل گئی۔ اور یہاں تک نظر آنے لگا۔ کہ یہ تمام عالمین صرف مجھکو راضی کرنے اور خوش رکھنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور مجھ پر بعض وہ خاص احسانات بھی کئے گئے ہیں۔ جو بعض انبیاء تک کو نہیں ملے۔ اور میرا رؤاں رؤاں اور ذرہ ذرہ اس محسن حقیقی کے احسانات کے نیچے اس طرح دبا ہوا ہے۔ کہ ان کا گنتا یا وہم میں لانا بھی انسانی عقل سے باہر ہے۔ اور ہر حسن ذاتِ باری کا نہایت زور و شور سے اپنا فیضان انسان ضعیف البنیان پر کر رہا ہے۔ اور معبود حقیقی کو جس قدر نسلِ انسانی کا خیال ہے اتنا اور کسی مخلوق کا نہیں۔ اور اس میں سے بھی ایک وجود ہے۔ جس کی بابت معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام عالمین صرف اس کا حسن دکھانے کے لئے مامور ہیں۔ اور وہ ایسا درجہ "مقامِ محمود" یعنی محبوبیت کا اپنے رب کے حضور رکھتا ہے۔ کہ اس کی جوتیوں کی خاک بھی خدا تعالےٰ کے نزدیک تمام دنیا کی نسبت زیادہ وقعت رکھتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو "مقامِ احمدؐ" عالم بالا میں ہے۔ وہ اوپرے آگ اور نیچے سے خاک کے سوا اور کچھ نہیں۔ ایک عشق کی نہ بجھنے والی آگ جس کی تیزی اور گرمی کو نہ کوئی پہنچا نہ کوئی پہونچے۔ اور جس کی حقیقت رب ھب لی حبالا ینبغی لاحد من بعدی میں مضمر ہے۔ اور ایک خاکساری فروتنی۔ عجز۔ انکسار اور غربت کی خاک جس سے کم درجہ پر کوئی خاکساری نہیں ہوسکتی۔ یہ دو باتیں حضور علیہ السلام کو زمرہ انبیاء میں نمایاں کرتی ہیں۔ اور ان کا طغرائے امتیاز یہی عشق و محبت اور یہی خاکساری ہے۔ جس کی طرف آجکل میرے قلم کا روئے سخن ہے۔ اور دل یہی چاہتا ہے کہ ایک ایک احمدی محبت کا مجسمہ اور خاکساری کا نمونہ نظر آئے۔ اور ان میں بھی وہی امتیاز اور وہی خصوصیت نمایاں ہو۔ جو ان کے اصل میں تھی۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر آمین۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ حسن جسمانی حضرت یوسف کو ۹ حصہ اور تمام دنیا کو ایک حصہ تقسیم ہوا تھا۔ اسی طرح ۹ حصہ صبر حضرت ایوب کو اور ایک حصہ باقی دنیا کو ملا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ٹھیک ہوگا۔ اور ۹ حصہ محبوبیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور ایک حصہ باقی دنیا کو۔ یہ بالکل درست ہے۔ اور اس کی وجدانی دلیل میرے پاس موجود ہوگئی۔ لیکن اس بات پر مجھے عینی قلبی اور یقینی شہادت مل گئی۔ کہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۹ حصہ عشق ملا تھا۔ اور باقی جہان کو صرف ایک حصہ۔

تمام حسن واحسان کا خلاصہ

اللہ تعالےٰ کی ذات کو کون جان سکتا ہے۔ جب اپنی ذات بھی کسی کو معلوم نہیں البتہ صفات اور افعال اور اس کی توحید ہے۔ جس نے تمام اپنا جلوہ دکھا رکھا ہے۔ کہ مخلوقات قربان ہوئی جارہی ہے۔ کچھ صفات تو اس کی سمجھ میں ہی نہیں آتیں۔ مثلاً لا انتہا ازلی ابدی اول آخر لیس کمثلہ شئی وراء الوراء کیونکہ بہتیری ٹکریں مارنے کے باوجود عقل کے اندر یہ لفظ گھس ہی نہیں سکے۔ شاید آخرۃ میں جاکر ان کی کچھ سمجھ آسکے۔ تھک کر چھوڑ دیا۔ مگر باقی صفات بس یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ذرہ ذرہ پر رحم۔ کرم۔ فضل احسان اس طرح ہو رہا ہے۔ کہ عقل کے ادراک سے وہ بھی بالا ہے۔ بس رحم کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ سارے حسن و احسان کا خلاصہ چار صفات وہ بھی سراسر رحم۔ رب العلمین سراسر رحم۔ رحمان سراسر رحم۔ رحیم۔ سراسر رحم۔ مالک یوم الدین پر پہلے ڈر معلوم ہوا کرتا تھا۔ دیکھا تو وہ بھی سراسر رحم۔ یعنی ایک بڑا حصہ اس کا جزا ہے۔ جس کے معنے یہ کہ بڑھ چڑھکر انعام دینا یہ درجہ رحم سے بھی بالاتر ہے۔ اور ایک چھوٹا حصہ سزا کا ہے۔ وہ بھی سراسر رحم۔ اس لئے کہاں حصہ کے آگے تین حصے ہیں۔ یعنی سزا۔ معافی۔ تواب اور غفّار ہونے کی حیثیت میں۔ یہ بھی رحم۔ سزا کم یعنی یعفوا عن کثیر۔ یہ بھی رحم۔ اور سزا پوری بحیثیت مقسط ہونے کی یہ بھی رحم۔ کیونکہ یہ انصاف ہے مجرم پر اور رحم ہے اوروں پر۔ غرض چاروں پائے عرش کے چاروں رحم۔ اور عرش خود رحمت کے بحر ناپیدا کنار پر تیرتا نظر آیا۔ اور کوئی صفت اس محبوب کی ایسی نظر نہ آئی۔ جس میں ظلم یا زیادتی یا جور پایا جاتا۔ پھر تفصیلی طور پر دیکھا۔ تو ہر صفت خود ایک بحر ناپیدا کنار۔ اور اس کے عمل کا میدان انسان کے واہمہ سے اتنا زیادہ وسیع کہ الامان! عقل ماری گئی۔ اور آخر معاملہ یہاں آکر ٹھہرا۔ کہ

تری رحمت کی کچھ قلت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمار فضل اور رحمت نہیں ہے
مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے
یہ کیا احسان ہیں تیرے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب ایک تیسرا پہلو یہ نظر آیا۔ کہ باوجود سراسر رحم اور کرم اور شفقت اور محبت اور احسان ہونے کے وہ ذات جامع جمیع کمالات و محامد ایک بے انتہا عظمت۔ عزت۔ ہیبت۔ جلال علو۔ اور بلندی اور اسی طرح ایک لا انتہا اور غیر متناہی وسعت۔ اور لطافت اور ہر ذرہ ذرہ کے اندر پہونچنے اور پھر سب سے الگ رہنے کا کمال اپنے اندر رکھتی ہے۔ صاحب معرفت انسان کا قلب اس کے رعب سے ہی خائف ہوا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ اپنی مخلوقات کے ساتھ آشنا پیوست اور لگا ہوا ہے۔ اور اس کی صفت خلق مخلوقات کے ساتھ اس طرح یکجان ہوگئی ہے۔ کہ اگر خاص احسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہ ہوتا۔ تو میں تو مسئلہ وحدت وجود پر ایمان ہی لا چکا تھا۔ بلکہ اب بھی باوجود وجودی نہ ہونے کے میرا دل ادھر ہی جھکا چلا جاتا ہے۔

اسمائے الٰہی

پھر عملی حصہ اسمائے الٰہی کا آگے آیا۔ کہ اگر انسان اس کا سچا عبد بننا چاہتا ہے تو

(۱) اول ہر اسم الٰہی پر ایمان لاوے۔
(۲) دوسرے۔ اس اسم سے استمداد کرے دعا مانگے
(۳) تیسرے۔ پھر اس صفت سے خود متصف ہونے کی کوشش کرے۔ اور جس طرح اللہ تعالےٰ کی یہ صفت جلوہ گر ہے اسی طرح یہ نور وہاں سے لیکر اس صفت کی جلوہ گری مخلوق پر کرے۔
(۴) چوتھے۔ پھر مخلوق کو سناوے اور بتاوے کہ یہ صفت اللہ تعالےٰ کی ہے۔ اس پر تم بھی ایمان لاؤ۔ اور فائدہ اٹھاؤ۔
(۵) پانچویں۔ اس صفت سے دنیا میں خود فیضان حاصل کرے۔ اور آخرت میں زیادہ اجر کا یقین رکھے۔ نیز یہ کہ آخرت میں جب یہ صفت نئی جلوہ گری کرے گی۔ تو اللہ تعالےٰ اس میں سے بھی انعام اور فضل سے حصہ دے گا۔
(۶) چھٹے یہ یقین رکھے کہ مظہر اعلےٰ اس صفت کے دنیا و آخرت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور ان کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان پر درود پڑھے۔ کہ وہ اس اسم کے ماتحت ترقی کریں۔ تا کہ متبعین کے لئے اور راستہ کھلے۔

توحید اور توکل

غرض اسمائے الٰہی پر توجہ ہوتے ہوتے دو مسئلے خود بخود حل ہوگئے۔ ایک توحید کا دوسرا توکل کا۔ اور بجائے لا الٰہ الا اللہ صرف مونہہ سے کہنے کے اپنا کلمہ توحید دل کی کتاب میں اس شکل میں کسی نے لکھ دیا۔

"تیرے لئے کبھی بھی میرے سوا کوئی اور معشوق نہ ہو"

اور توکل اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ گویا ایک متلاطم سمندر ہے۔ اس میں تمام کی تمام مخلوقات ڈوب رہی ہے۔ اور غوطے کھا رہی ہے۔ اور اوپر کی طرف سے ایک ہاتھ نیچا ہو کر ڈوبتوں کو بچاتا ہے۔ اور متوکل ان میں سے باوجود مصیبت کے صرف اسی ہاتھ کی طرف دوڑتے ہیں اور چیختے ہیں۔ کہ بچانا بچانا اور مشرک ایک دوسرے کو پکڑ لیتے ہیں۔ اور خود بھی ڈوبتے ہیں اور دوسرے کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

عشق و محبت کے متعلق چند باتیں

عشق و محبت کے مسئلہ پر بھی اچٹتی ہوئی سی نظر ڈالی۔ مگر اس لفظ کو دیکھ کر شرم محسوس ہوتی تھی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جب تک کوئی فنا نہ ہو جائے۔ تب تک اسے اس مقدس نام کا لینا حرام ہے البتہ چند باتیں سنی سنائی پیش کر دیتا ہوں

اول۔ یہ کہ خدا نے عشق کا خمیر انسانی روح کے اندر رکھا ہے۔ اس لئے فطرت انسانی اس کا تقاضا کرتی ہے۔ خواہ کسی رنگ میں کرے۔

دوسرے جب تک ترک ماسوی اللہ سے خالی نہ ہو۔ اس وقت تک شراب اس میں ڈالی نہیں جاتی۔

تیسرے۔ عشق اس ذات والا صفات۔ سے یونہی بیٹھے بیٹھے نہیں ہو جاتا بلکہ لگایا جاتا ہے۔ علم غور فکر صحبت صالحین تدبر کلام الٰہی۔ اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کا مطالعہ اور ان احسانات کو گننا جو خصوصاً اس کی اپنی ذات پر ہیں۔ معرفت کا حاصل کرنا۔ مجاہدات غرض سو جھگڑے ہیں۔ تب یہ بجھی ہوئی آگ شعلہ مارتی ہے۔ سو دل لگانا بھی ایک علم ہے دل لگی نہیں ہے۔ اور بڑا ایک علم ہے۔

چوتھے یہ کہ واقعی عشق مجازی ایک زینہ ہے جو عشق حقیقی تک لے جاتا ہے

پانچویں۔ عشق کا دعوےٰ کرنا لازمی ہے۔ معشوق کے سامنے ورنہ نامنظور۔

چھٹے۔ دعوے کے بعد پہلا مطالبہ جان کا ہوتا ہے۔ اور کسی چیز کا نہیں۔ اس کے لئے پہلے ہی سے آمادہ رہے

ساتویں۔ یہ کسی حد تک درست ہے کہ ؎

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم
اب جو ہیں خاک انتہا ہے یہ

آٹھویں۔ کچھ دیوانگی بھی لازمی اور ضروری ہے۔

نویں۔ کسی اجر کی امید پر عشق نہ کرنا

دسویں۔ مرشد کامل کا ہونا ضروری ورنہ سب محنت رائیگاں۔

ان کے سوا جو آداب عشق ہیں وہ الگ رہے۔ غرض یہ ایک مستقل مضمون ہے۔ جو پہلے ذرا شوق کی آگ بھڑکا کر شائقین اور امیدواران عشق کے سامنے پیش ہوگا۔ انشاء اللہ

بے رقابت رقیب

عشق کے ساتھ لازمی تھا۔ کہ رقیبوں کا بھی کچھ جائزہ لیا جاتا اور ایک بات بالکل الٹی یہاں نظر آئی۔ وہ یہ کہ رقیبوں میں رقابت بالکل نہیں۔ بلکہ ع

یاں جتنا جو رقیب ہے اتنا قریب ہے

اور اگر کوئی رقیب دوسروں سے محبت نہ کرے۔ تو اس کی محبت الٰہی بھی سلب کر لی جاتی ہے۔ نظر اٹھا کر اپنی تمام جماعت پر نظر دوڑائی عجیب رنگ نظر آیا۔ مگر جو شان اور جو کمال اس وجود میں دیکھا جو حسن و احسان میں ہمارے استاد کا نظیر ہے۔ وہ اور کہیں نہیں پایا۔ نہ صرف ممتاز بلکہ A class by himself۔ یہاں تک کہ گذشتہ انبیاء تک بھی رشک کے مارے ..... بے شک یہ ایک جزوی فضیلت ہے۔ جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے اور لطف یہ اپنے تئیں عاشق کہتے ہیں۔ اور وہاں ان کا نام معشوقوں کی فہرست میں لکھا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے حیا و شرم بہت زیادہ ہے۔ ورنہ نرا عاشق ذرا مونہہ پھٹ ہوتا ہے۔ نہ اس بیچارے میں یہ رعب یہ جلال یہ ہیبت یہ استغنا ہوتا ہے۔ یہاں تو سارا سلسلہ ہی اپنی محبوبیت کی کشش پر سنبھال رکھا ہے۔

شعر و شاعری

شعر و شاعری اور حسن و عشق میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ادھر توجہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ درثمین تو محبت کی کنجی ہے اور باقی خزانہ کے لئے قرآن مجید حزب المقبول ریاض الصالحین اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے براہین احمدیہ آئینہ کمالات اسلام۔ تذکرۃ الشہادتین حقیقۃ الوحی اور ڈائریاں لابدی ہیں۔ اور کلام محمود سونے پر سہاگہ۔ اسی طرح خود اپنے پیشہ میں میرا دماغ نئی نئی باتیں سوچنے لگا۔ اور اپنی ڈیوٹی اور فرائض میں موٹی اور باریک سب قسم کی کوتاہیاں دور ہوگئیں

باریک بینی

اموال اور معاملات میں باریک بینی کمال کی طرف چلنے لگی۔ حلال سے بڑھ کر طیبات پر چلنا ہونے لگا۔ اور لوگوں کی اجرت انکے پسینہ کے خشک ہونے سے پہلے معہ شئی زائد ادا کی جانے لگی۔ اور تمام آمدنی کو مال غنیمت سمجھ کر اس کا خمس بیت المال میں داخل کرنا اپنے اوپر لازمی کر لیا۔ چھپ چھپ کر اس طرح صدقات ہونے لگے کہ واقعی بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ کی خیرات سے ناواقف رہنے لگا۔ کئی فرضی یا اصلی قرضے اپنے نام نکال کر کسی نہ کسی بہانے یا عذر سے ان کے حقداروں کو واپس کئے گئے۔ غرض معاملہ اس طرح بہت پیچیدہ ہوتا جاتا رہا۔

دعاؤں کے لئے وہ وہ الفاظ محبت کے جذبات کے اظہار کے لئے وہ وہ فقرے گھڑے گئے۔ کہ اس وقت بھی ان کے اظہار کی جرأت مجھ میں نہیں ہے اور اس جانِ جاناں کی رضا اور ذرا سے تبسم حاصل کرنے کے لئے وہ وہ عجیب حرکات بایں ریش و فش عمل میں لائی گئیں کہ اگر ان کو کسی مقدس سے مقدس مجلس میں دہرا دوں تو ہمیشہ کے لئے وہاں سے اخراج کا حکم صادر ہو جائے مگر کیا کرتا محبت بری بلا ہے اور بغیر ایسی باتوں کے چین نہیں آتا تھا۔ بعض دعاؤں کی قبولیت کے عجیب عجیب نمونے ان شاء اللہ کبھی آئندہ پیش کروں گا۔

اب ایک اور قدم آگے بڑھا چاہیے تو معرفت کی رو جاری ہونے لگی۔ یعنی اشاروں کنایوں میں ان سے باتیں ہونے لگیں۔ پھر معاملہ اس سے آگے نکل گیا۔ اور خواب میں اونگھ میں غفلت میں وہ کچھ چھیڑنے لگے۔ جب اس سے آگے بے تکلفی بڑھی تو کبھی کبھی کھلم کھلا بھی سامنے آنے لگے مگر بات نہیں۔ خاموش۔ جب سیما کے پردہ میں نظارے مگر ناگی نہیں ہاں آنے بہانے سے کچھ کہتے ضرور تھے پھر ۔ ۔ ۔ ۔ پھر ۔ ۔ ۔ ۔
پھر ۔ ۔ ۔ ۔ پھر ۔ ۔ ۔ ۔ پھر ۔ ۔ ۔ ۔
بیان نہیں کر سکتا۔

ڈاکٹری کا فائدہ

ڈاکٹری پڑھنے کا میں نے اس راہ میں بہت فائدہ اٹھایا۔ جو باتیں دوسرا نہیں پہچان سکتا وہ میں نے پہلے بتے میں ہی تاڑ لیں۔ مثلاً قبض اور ربط کا مسئلہ اس کی تفصیلات اس کی کیفیات۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ عام قبض سوائے اس کے کوئی چیز نہیں کہ وہ تکان سے اور بس اور اس کا علاج کچھ آرام کرنا ہے۔ نہ کہ مزید کھینچنا چلانا اور جبریہ گریہ و فریاد اور اپنی قبض کی حالت اس طرح اور بڑھاتے جانا۔ بعض دفعہ ایک خوراک اسپرین یا پر دو ماڈ کی ہزار تسبیح سے زیادہ مفید بیٹھتی ہے۔ دوسرے بعض امراض سے بھی قبض ہو جاتا ہے مثلاً نزلہ بدہضمی۔ جگر کی خرابی۔ قبض

ان کے دور کرتے ہی پھر وہ کیفیت واپس آجاتی ہے۔ جو پہلے تھی۔ یہ غلط ہے کہ نزلہ ہو رہا ہے اور روحانیت منقبض حالت میں ہے تو اور لمبے لمبے سجدے کر کے نزلہ کو بڑھانا اور بیماری کو ترقی میں لانا۔ اور اس طرح زیادہ دیر تک اس حالت قبض کو جاری رکھنا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ کہ حالت قبض میں نہایت الجھن اور بے قراری اور بے چینی ہوتی ہے اور حالت بسط میں عشق و محبت کا جوش اور اقبال الی المحبوب کی کیفیت اور اعمال نیک میں تیز رفتاری۔ مگر یہ نہیں کہ قبض میں کچھ بھی نہ ہو۔ جوش ٹھنڈے پڑ جائیں اور ایک کیفیت یخ بستہ قلب کی جو مردہ سے مشابہت رکھتا ہے واقع ہو جاوے اور پھر اسے قبض کہہ کر دل کو تسلی دے لی جائے۔ ہاں ایک قبض سزا کے طور پر بھی وارد ہوتا ہے وہ البتہ بہت توبہ استغفار کا محتاج ہے اور اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے۔ کہ گویا کسی نے سینہ میں ہاتھ ڈال کر ایمان کو نکال لیا۔

معرفت اور محبت کی کیفیت کی کچھ جھلک

اب اس سے آگے حالات جو ہیں ان کا ذکر بے محل ہے اور یہ بھی ایک معمولی سا خاکہ آپ بیتی کا محض دوسروں کی تحریص کے لئے کھینچا ہے اور اس سے آگے خلف انبیا کا میدان ہے جس میں فریق ثانی یعنی معشوق کی طرف سے محبت کے معاملات ہوتے ہیں اور کلام الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور نشانات دیئے جاتے ہیں اور وہ عام لوگوں کو بھی کچھ کچھ چکھایا جاتا ہے۔ مگر بطور نمونہ کے اور کبھی کبھی۔ میں نے ان حالات کی کیفیت کے متعلق سالہا سال ہوئے کچھ نظمیں لکھی تھیں۔ ان کو میں اپنے وقت اور موقعہ پر شاید اسی مضمون میں نقل کروں گا۔ مگر فی الحال ان میں سے معرفت اور محبت کی کیفیت کی کچھ جھلک دکھا دیتا ہوں۔

(معرفت)

نورِ عرفاں سے مرا سینہ منور کر کے
پتے پتے میں مجھے اپنا پتا دیتے تھے
منعکس ہوتے تھے آئینۂ عالم میں تمہی
بوئے گل میں بھی مہک اپنی سنگھا دیتے تھے
سالک راہ محبت کی تسلی کے لئے
آپ ہر ساز میں آواز سنا دیتے تھے

(محبت)

کعبۂ دل کو سجاتے تھے تصور سے ترے
اور محبت کا دیا اس میں جلا دیتے تھے
"ماسوی اللہ" کے خاشاک سے پھر کر کے صفا
قلبِ صافی کو ترا عرش بنا دیتے تھے
صدقے کر دیتے تھے یہ جان حزیں قدموں پر
ہر رگ و ریشہ کو سجدے میں گرا دیتے تھے
پھر خبر کچھ نہیں۔ جاتے تھے کہاں عقل و شعور
آپ آتے تھے کہ سب ہوش بھلا دیتے تھے
اک تجلّی سے مرے ہوش اڑا دیتے تھے
رخ دکھاتے تھے تو دیوانہ بنا دیتے تھے

بس اب میں لکھتے لکھتے تھک گیا۔ کوئی عاشق مزاج کلرک مل جائے تو سہولت ہو جائے مگر افسوس کہ عاشق اور کلرکی میں بعد المشرقین ہے

لاہور میں احرار پولیٹیکل کانفرنس کے صدر کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال

احراری رضاکاروں اور مظاہرین کا تصادم

احرار سے مسلمانانِ لاہور کی مخالفت کا بین ثبوت

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ آج صبح ساڑھے آٹھ بجے جب احرار پولیٹیکل کانفرنس کے صدر مسٹر محمد احمد کاظمی ایم ایل اے کے استقبال کے لئے احرار کے رضاکار اور مجلس استقبالیہ کے ارکان لاہور سٹیشن پر پہنچے۔ تو اس وقت نیلی پوش لڑکے اور نوجوان بھی سیاہ جھنڈیوں سمیت ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ سیاہ جھنڈیوں میں تحریر تھا۔ کہ "مندروں کے محافظ" "مسجدوں کے مخالف" "قوم کے غدار واپس جاؤ"۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ کوئی مظاہرہ کریں۔ پولیس اور احراری رضاکاروں نے ان سے سیاہ جھنڈیاں چھین کر انہیں منتشر کر دیا۔ اور محمد اسحاق عرف اسحاقا کو جس کے پاس سیاہ بڑی جھنڈی تھی گرفتار کر لیا۔

جلوس کی ترتیب

ٹھیک گیارہ بجے حسب پروگرام صاحب صدر کا جلوس مرتب کیا گیا جس میں مجلس احرار کے باوردی رضاکاروں نے بینڈ باجے کے ساتھ شرکت کی۔ جلوس کی ہیئت ترکیبی حسب ذیل تھی۔

سب سے آگے ۲۵ پولیس کانسٹیبل۔ اس کے بعد انجمن خدام المسلمین لاہور چھاؤنی۔ جیش ہزارہ جیش مجلس احرار منٹگمری۔ جیش احرار اسلام امرتسر۔ جیش احرار اسلام انبالہ جیش احرار اسلام کھیالی۔ جیش احرار اسلام گجرات۔ بخاری جیش امرتسر۔ جیش احرار فیروزپور۔ جیش جھنگ مگھیانہ غازی کور لائل پور۔ مجاہد کور گوجرہ۔ جیش احرار چانگے۔ عثمان پورہ میانوالی گوردا سپور وغیرہ مقامات کے جیش شامل تھے۔ غازی کور لائل پور کی نکریں اور پاجامے نیلے تھے۔ اور کپتان کی تمام وردی نیلی تھی۔ اکثر جیشوں کے ہمراہ ڈرم اور بین باجے وغیرہ بھی تھے ان سب کے بعد تین سوار رضاکار تھے۔ اور جیش احرار سیالکوٹ کے بینڈ کے پیچھے خالد کور کی حفاظت میں دو جو ننگی تلواروں سے مسلح تھی۔) صاحب صدر کی موٹر کار تھی۔ مسٹر مظہر علی اظہر اور فیض الحسن بھی موٹر میں تھے۔

اس کے بعد پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت تھی۔

کئی مقامات پر سیاہ جھنڈیوں سے استقبال

جب جلوس حسب معمول مجلس احرار زندہ باد وغیرہ کے نعرے لگاتا ہوا دہلی دروازہ کے اندر پہونچا۔ تو سفید دروازہ کے قریب ایک شخص سیاہ جھنڈا اور چند لڑکے سیاہ جھنڈیاں لئے کھڑے تھے۔ جسے ان تمام کو پولیس کے پہلے دستے نے جو جلوس سے آگے تھا۔ منتشر کر دیا۔ چوک پرانی کوتوالی میں پانچ چھ دوکانوں میں سیاہ جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ کہ پولیس نے انہیں توڑ کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اس کے بعد چند لڑکوں نے ڈبی بازار میں سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ کرنا چاہا۔ لیکن پولیس نے ان کے مظاہرے سے قبل ان کو منتشر کر دیا۔ اور اس قسم کے افراد کی گرفتاری کے لئے ہتھکڑیاں طلب کی گئیں۔

مسجد شہید گنج زندہ باد کے نعرے

جب صدر کی موٹر کشمیری بازار کے درمیان پہونچی۔ تو چند نوجوانوں نے "مسجد شہید گنج زندہ باد" کے نعرے لگائے لیکن اس مقام پر نعرے لگانے والوں سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا گیا۔ اور جلوس وہاں سے تیزی کے ساتھ آگے چلا گیا۔

مسجد میں سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ

جب جلوس واٹر ورکس کے قریب مسجد کریم بخش کے سامنے پہونچا۔ چالیس پچاس لڑکوں نے مسجد کی فصیل پر کھڑے ہو کر سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ کیا۔ اور مسجد شہید گنج زندہ باد۔ شہیدان مسجد زندہ باد۔ قوم کے غدار مردہ باد وغیرہ کے نعرے لگائے۔ جس کے مقابلہ میں مجلس احرار زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ اس کے بعد جب جلوس کھاتی دروازہ کے اندر پہونچا۔ تو وہاں بھی چند نوجوانوں نے اس قسم کے نعرے لگائے ان لوگوں کو پولیس نے منتشر کرنے کی کوشش بھی کی۔ لیکن صدر کی موٹر آنے پر دوبارہ اس قسم کے نعروں کا اعادہ کیا گیا۔ جب جلوس سرکلر روڈ سے ہوتا ہوا موچی دروازہ کے اندر داخل ہوا تو وہاں بھی مسجد شہید گنج زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ چوک نواب صاحب میں ماسٹر محمد شفیع صاحب نے صاحب صدر کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اس کے بعد چوہٹہ مفتی باقر میں جلوس کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔

رضا کاروں کی برافروختگی

جب جلوس چوک پرانی کوتوالی کے رستے واپس اندرون دہلی دروازہ کے بازار میں سے گزر رہا تھا۔ تو چند لڑکوں اور نوجوانوں نے گلی میاں سلطان میں کھڑے ہو کر صاحب صدر کی آمد پر مسجد شہید گنج وغیرہ کے نعرے لگائے۔ جس پر رضا کاروں کا ایک دستہ سخت برافروختہ ہو گیا اور اس نے گلی میں کھڑے آدمیوں پر حملہ کرنا چاہا۔ لیکن منتظمین جلوس اور پولیس نے رضا کاروں کو گلی میں بڑھنے سے روک دیا۔ اور پولیس کو دیکھ کر نعرے لگانے والے خود بخود منتشر ہو گئے۔ اس سے چند قدم آگے بڑھ کر گلی سرجن عطار میں سے جب مسجد شہید گنج زندہ باد کے نعرے بلند ہوئے۔ تو رضا کار زیادہ برافروختہ ہوگئے اور انہوں نے چند ایک آدمیوں پر حملہ کر دیا ایک شخص غلام حیدر کے سر میں ڈنڈا لگا جو زخموں کی وجہ سے لہو لہان ہو گیا۔ اس شخص کو ستی کوتوال پہنچایا گیا۔ جہاں اس نے بیان دیا ہے۔ کہ اسے ڈنڈا مارنے والا ایک احراری کن کسی مہتا برقت والا ہے۔

اس کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے جلوس احرار نگر بیرون دہلی دروازہ میں ختم ہوا۔ جلوس کے ہمراہ چودہری فتح محمد ایم اے ایم او ایل۔ آنریری مجسٹریٹ اور خان صاحب چودہری حسین علی خان ڈیوٹی پر متعین تھے سی آئی ڈی پولیس اور مقامی پولیس بھی کافی تعداد میں تھی۔

لاہور ۲۲ راکتوبر۔ آج مجلس استقبالیہ کے مجوزہ پروگرام کے مطابق آل انڈیا احرار پولٹیکل کانفرنس کے صدر مسٹر محمد احمد کاظمی ایم۔ اے۔ ایل کا شہر کے مختلف بازاروں میں جلوس نکالا۔ جس میں مجلس احرار کے جملہ رضا کاروں ڈیلیگیٹوں اور کارکنوں نے شمولیت کی۔ شاملین جلوس کی مجموعی تعداد پانچ ہزار کے قریب تھی۔ لیکن اہالی شہر کی طرف سے صدر کے استقبال میں کوئی دلچسپی نہیں لی گئی۔ بلکہ متعدد مقامات پر سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور مسجد شہید گنج زندہ باد وغیرہ کے نعرے لگائے گئے۔ جس پر ایک دو مقامات پر مجلس احرار کے رضا کاروں اور مخالف نعرے لگانے والوں میں قدرے تصادم بھی ہوا۔ اور ایک مقام پر ایک احراری کے ہاتھ سے ایک شخص مسمی غلام حیدر سر میں ڈنڈا لگنے سے زخمی بھی ہوا۔ اور اسے خون آلود حالت میں ستی کوتوالی پہونچا دیا گیا۔

پولیس نے جو جلوس کے ہمراہ تھی مجلس احرار کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں کو منتشر کرنے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ چند ایک دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا۔ کہ لوگوں نے سیاہ جھنڈیوں سے جلوس کا استقبال کیا۔ اور پولیس نے ان سے سیاہ جھنڈیاں چھین کر توڑ ڈالیں۔

جلوس احرار نگر بیرون دہلی دروازہ سے گیارہ بجے دوپہر روانہ ہو کر اڑہائی بجے بعد دوپہر تمام شہر کا گشت کرنے کے بعد واپس احرار نگر میں ختم ہوا۔ جلوس نے جو فاصلہ طے کیا۔ وہ چار میل سے کم نہ ہوگا۔ اور فی الحقیقت جلوس کی یہ تیز رفتاری ایک ریکارڈ ہے۔

تمام شہر میں صرف چوہٹہ مفتی باقر ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں جلوس کے استقبال کے لئے کاغذی جھنڈیاں اور پانی کی سبیل وغیرہ لگی تھی۔

چمبہ میں ہولناک آتشزدگی

چمبہ کے خوبصورت شہر میں ۱۵ اکتوبر کو دوپہر کے وقت وسط آبادی میں ایک مکان سے شعلے بلند ہوئے۔ اور چند گھنٹوں میں پانچ چھ مکانوں کو جلاکر راکھ کر دیا۔ میاں دہرم سنگھ مجسٹریٹ۔ لالہ دہرم چند صاحب فارسٹ رینجر اور داس مہتہ کے مکان نہایت شاندار تھے۔ اور قریباً ایک لاکھ کی بلڈنگس تھیں۔ اس کے علاوہ مکانوں میں آگ ایسی سرعت سے پھیل گئی۔ کہ سامان بھی باہر نہ نکالا جاسکا۔ اور بہت سا قیمتی سامان جل کر تباہ ہوگیا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس آتشزدگی سے قریباً دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ چمبہ میں عمارتوں میں چونکہ لکڑی بہت زیادہ لگائی جاتی ہے۔ اس لئے یہاں پر آتشزدگی کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور اس سے پہلے بھی کئی دفعہ ہزارہا روپے کا نقصان ہوچکا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ محکمہ P.W.D نے اس انسداد کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام آج تک نہیں کیا ایسے مقام پر فائر بریگیڈ کا ہونا نہایت ضروری ہے اگر محکمہ کے پاس فائر بریگیڈ ہوتا۔ تو صرف ایک دو مکان خطرہ میں تھے باقی مکانوں کو بچایا جاسکتا تھا۔ اور اس موقعہ پر لالہ دہرم چند صاحب کا مکان تو ایسی حالت میں تھا کہ اگر اس کے متعلق پوری کوشش کی جاتی تو یقیناً اس کا نقصان نہ ہوتا بعض

خیال رکھنا ذرا مہربان اپنا

جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت انزال۔ زندہ درگور کرنے والی مرضیں ہیں۔ ان امراض کو جڑھ سے اکھاڑ دینے والی۔ سیروں خون پیدا کرنے والی۔ رنگ کو کندن کی طرح چمکانیوالی دائمی قبض۔ نزلہ زکام کو آرام دینے والی پانی سی پتلی اور بہتی ہوئی منی کو شہد کی طرح گاڑھا کرکے پیدائش پیدا کرنے والی صرف امرت بوٹی ہی ہے استعمال کریں خوراک ۱۲ روز ۵۰ گولی ۸؍

فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پر اسپیکس و نمونہ سبق مفت۔ اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

اشتہار زیر دفعہ ۱۹ (۲) ایکٹ دیوالیہ نمبر ۵ ۱۹۲۰ء

بعدالت مسٹر اے لیڈرس صاحب بہادر جج دیوالیان سیالکوٹ

نمبر مقدمہ ۸ ۱۹۳۶ء

چراغ بیگ ولد مہر بیگ قوم مغل ساکن رتہ جبووال تحصیل پسرور سائل

بنام

سنتارام ولد گوبند قوم بھاٹیہ سنتا رام ولد دوھا دا قوم زرگر دیس راج وارد دھاوا زرگر کاکا ولد لال داس قوم کھتری فتح خان ولد بڈھے خان قوم پٹھان کیسر ولد جیتو قوم بھاٹیہ مسمات محمد بی بی بیوہ نواب خان قوم پٹھان احمد بیگ ولد نواب بیگ قوم مغل جیتو ولد دونی قوم بھاٹیہ ساکنان رتہ جبووال تحصیل پسرور قرضخواہان

مقدمہ مندرجہ عنوان میں چراغ بیگ سائل نے درخواست زیر دفعہ ۱۰ ایکٹ دیوالیہ گذاری ہے کہ اس کو دیوالیہ قرار دیا جائے۔ بذریعہ اشتہار اخبار اس کے قرضخواہان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اصالتاً یا وکالتاً بتقرر ۲۱/۱۱/۳۶ حاضر عدالت ہوکر جو عذر ہو پیش کریں۔ تحریر ۱۵ ستمبر

(جج دیوالیان سیالکوٹ)

محافظِ جنین
حبِّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گرجاتے ہیں مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہوکر فوت ہوجاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تپ۔ تشنج۔ دردِ پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکڑا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہوجانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کہہ رہیں خاندان بے چراغ و تباہ کردیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رفع شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۲ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگانے پر گیارہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

خواتینِ مشرق کیلئے ایک تحفہ جمیل!

جدید کشیدہ کاری

معزز خواتین اور کمسن شہزادیاں جو کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن اور اعلیٰ نمونے حاصل کرنے کیلئے بیچین رہتی ہیں ان کے مذاق کے مطابق اس کتاب میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید کشیدہ کاری کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد انگلستان کے بہترین آرٹسٹوں سے انگلش ڈیزائن حاصل کئے گئے ہیں۔ اب یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہے اس میں چھوٹے بڑے رومالوں، میزپوشوں، پلنگ کی چادروں، دروازوں اور انگیٹھیوں کے پردوں، کرسیوں کی گدیوں، اور تکیوں کے غلافوں، زنانہ قمیصوں، بچوں کے فراکوں اور بِبوں، ساڑھی اور دوپٹوں پر بیل بوٹے کاڑھنے کے بہترین اور دلکش انگریزی ڈیزائن دیئے گئے ہیں مختلف قسم کے انگریزی حروف تہجی، مونوگرام، ہندی اور گورمکھی کے حروف، مختلف قسم کے سات رنگوں میں آرٹ پیپر پر بہترین بلاک، یہ وہ خصوصیات ہیں جو کسی اور کتاب میں آپ کو نظر نہ آئیں گی، آج ہی ایک جلد طلب فرمائیے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ماڈرن پبلشنگ ہاؤس گجرات پنجاب

یوم التبلیغ کے تحفے بالکل نئے اور ارزاں رسالے اور ٹریکٹ

احمدی و غیر احمدی میں فرق انگریزی میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور سلسلہ کی تاریخ اور پیشگوئیاں نہایت احسن اور مؤثر پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں۔ پہلے اس کی قیمت دو آنے تھی۔ اب صرف ایک آنہ اور فی سینکڑہ ساڑھے تین روپے ہے

کشتی نوح معہ فوٹو

نیا ایڈیشن نہایت خوبصورت قیمت ایک آنہ فی سینکڑہ پانچ روپے

تبلیغی ٹریکٹ آٹھ قسم

جن میں احمدیت کے تمام پہلوؤں پر مختصر مگر جامع طور پر تبلیغ کا حق ادا کیا گیا ہے ٹریکٹ فی سینکڑہ صرف چار آنے

درثمین اردو

قیمت ایک آنہ - رعائتی صرف چار روپے

فیصلہ دیوان عالی

جو غیر احمدیوں کی تحریک کے ماتحت نہ صرف غیر احمدیوں کے مسلمہ بلکہ غیر مسلم عیسائی - یہودی - بدھ - ہندو - اور سکھوں کے بھی مسلمہ دیوان عالی کے ججوں کا مصدقہ فیصلہ تیار کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی صداقت ثابت کی گئی ہے۔ خصوصاً مسئلہ نبوت اور علامات مسیح موعود نہایت دلچسپ اور بالکل نئی طرز کا تبلیغی رسالہ ہے۔ قیمت ایک آنہ فی سینکڑہ صرف چار روپے

سیرت مسیح موعودؑ

مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
قیمت ایک آنہ فی سینکڑہ پانچ روپے

سیرت المسیح الموعودؑ

مؤلفہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم
قیمت ایک آنہ فی سینکڑہ چھ روپیہ

زندہ نبی و زندہ مذہب

نہایت دلچسپ تبلیغی تقریر از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اصل قیمت ۵ آنے۔ رعائتی صرف ۵ روپے فی سینکڑہ

تائید حق

مؤلفہ - مولوی حسن علی صاحب مرحوم مونگھیری مشہور و مقبول عام تبلیغی رسالہ - اصل قیمت ۱۲ تھی - اب فی سینکڑہ صرف دس روپیہ

دس ہزاری چیلنج

فی ایک آنہ سینکڑہ چار روپیہ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

فی ایک آنہ سینکڑہ تین روپیہ

کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پر معارف تقریر - اصل قیمت ۲ آنے - رعائتی فی سینکڑہ صرف پانچ روپیہ

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات کا مجموعہ جن میں حضور کے عقائد در بارہ ختم نبوت ارکان اسلام - بزرگان اسلام کے متعلق بیان ہیں۔ فی دو آنے فی سینکڑہ آٹھ روپیہ

کلید القرآن معہ لغات القرآن جیبی تقطیع پر

جسے مزدور تندوں کے اصرار پر اب دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ یہ نہایت ضروری پاکٹ کلید جس میں قرآن کریم کے ہر لفظ کا حوالہ اور ترجمہ ہے۔ ہر دوست کی جیب میں ہر وقت رہنی ضروری ہے۔ کیونکہ مناظرہ اور تبلیغ و تصنیف میں نہایت کامیاب ہتھیار اور قرآن کریم پر تدبر اور تفکر میں بہترین معاون و مددگار ہے۔ اس کی قیمت میں بھی بہت بڑی رعائت کر دی گئی ہے یعنی پہلے اس کی قیمت ۱۲ تھی۔ اب صرف ۸ رکھی گئی ہے

بالکل نیا - زبردست محققانہ تصنیف - دلچسپ - نہایت - بالکل نیا - سکھوں کے متعلق

سکھ مذہب اور کیس (مع فوٹو)

مؤلفہ - جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ
اس میں نہایت قابلیت اور تحقیق سے سکھوں کے گوروؤں کے عمل اور ان کی مستند کتب سے بیسیوں حوالجات اور دلائل نقلی اور عقلی دے کر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ کیسوں کے بغیر نجات ہو سکتی ہے۔ یہ رسالہ سکھوں کے ایک رسالہ کے جواب میں ہے۔ جس میں سکھوں کی طرف سے اس پر زور دیا گیا ہے۔ کہ کیسوں کے بغیر نجات نہیں
قیمت فی رسالہ ۲ بغرض تقسیم صرف آٹھ روپیہ سینکڑہ

کتاب گھر قادیان

محنتی کنویسروں کی ضرورت

مجھے اپنی دو کانوں کے لئے محنتی ہوشیار تجربہ کار۔ انگریزی زبان میں اچھی طرح آزادی سے گفتگو کر سکنے والے کنویسروں کی ضرورت ہے جنہیں تنخواہ معقول دی جائے گی۔ خواہشمند احمدی احباب اپنی درخواستیں بذریعہ سکرٹری یا امیر جماعت مجھے فوراً بھیجدیں۔
خاکسار محمد الدین احمد۔ مالک دکان - اے ڈی - بال برادرس ٹیلرز - رانچی

اعلان

ملتان میں ایک اعلے النسب گورنمنٹ ملازم کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی ضروری صفات سے متصف ہونی چاہیئے نیز دیگر لڑکی و لڑکوں کے رشتے بھی ہیں خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔
شیخ فضل الرحمٰن اختر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان

مشینری اور زراعتی آلات

نیشکر یعنی کماد کے نئے بیلنے - چارہ کترنے کی مشینیں - آہنی رہٹ - انگریزی ہل آٹا پیسنے کی بیل چکیاں - فلور ملز - چاولوں کی مشینیں - سیویاں - بادام روغن قیمہ اور پھلوں سے رس نکالنے کی مشینیں وغیرہ خریدنے سے پیشتر ہماری باتصویر

فہرست مفت

طلب فرمایئے:

ایم - اے رشید اینڈ سنز انجینئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

بخارسٹ ۲۲ اکتوبر۔ زیکو سلاویکیہ کو اچانک حملہ سے بچانے کے لئے ایک تجویز زیر غور ہے۔ اور یہ تجویز اس وقت عملی صورت اختیار کرے گی جب شاہ کیرول اسی ماہ کے آخر میں پراگ جائینگے معلوم ہوا ہے کہ روما نیہ یوگوسلاویہ اور زیکوسلاویکیہ کے درمیان اس امر کا معاہدہ ہو گیا ہے کہ دریائے ڈینیوب پر ایک ایسا پل تعمیر کیا جائے جو یوگوسلاویہ کو رومانیہ کے ساتھ ملحق کر دے۔ تاکہ شمالی رومانیہ اور زیکوسلاویکیہ کو ریل کے ذریعہ ملا دیا جائے اس الحاق کا اثر یہ ہو گا۔ کہ اگر زیکوسلاویکیہ پر اچانک حملہ کیا گیا۔ تو رومانیہ اور یوگوسلاویہ اس کی امداد کر سکیں گے اور ان کی فوجیں بہت جلد میدان جنگ میں پہنچ سکیں گی۔

ایتھنز ۲۲ اکتوبر۔ یونان میں نازی پروپیگنڈا وسیع پیمانہ پر جاری ہے جرمنی بحیرہ روم میں برطانوی اور فرانسیسی حکمت عملی کو ناکام بنانے کے لئے اس کوشش میں مصروف ہے۔ کہ ریاستہائے بلقان کو اپنے دام میں پھنسا لے چنانچہ یونان میں نازی پروپیگنڈا روز بروز ترقی پذیر ہے۔ یونان کے جرمنی کے گرجاؤں میں نہایت بے جگری سے روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اور کوئی ایسا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا۔ جس سے فرانسیسی اور برطانوی حکمت عملی کو نقصان پہنچنے کا امکان ہو۔

لزبن ۲۲ اکتوبر۔ کل باغیوں نے تمام محاذوں کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ میڈرڈ کے دفاعی خطوط پر جنوب مغرب اور شمال مغرب کی طرف سے زبردست حملہ اور بم باری کی گئی بم باری شروع ہوتے ہی فوجی دستوں کی پیشقدمی کا آغاز بھی شروع ہو گیا۔ باغیوں کے فضائی بیڑے نے جس میں متعدد اقسام کے بم پھینکنے والے طیارے تھے۔ سرکاری محاذ پر شدید بم باری کی باغیوں کی طرف سے بحری حملے کی تیاریاں بھی مکمل ہو گئی ہیں۔

ایمسٹرڈیم ۲۲ اکتوبر۔ مسٹر نینڈر نے ایک منٹ ۴۵ سیکنڈ میں ۱۵۰ ...

تیز کر دنیا میں ایک جدید ریکارڈ قائم کیا ہے

لنڈن (بذریعہ ڈاک) سیاسی حلقوں کا اندازہ ہے کہ ملک معظم شاہی مہمان کی حیثیت سے ماسکو جائینگے۔ عین ممکن ہے کہ وہ برلن بھی جائیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس سفر سے انگلستان فرانس اور روس کے تعلقات کو مزید تقویت پہنچے گی۔

سینٹ جین ڈیلس ۲۲ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ باغی طیاروں نے بلیو کے بین الاقوامی علاقہ پر شدید بم باری کی۔ جس سے متعدد آدمی ہلاک ہوئے ایک بم برطانوی تباہ کن جہاز کے قریب آ گرا۔

انگورہ ۲۲ اکتوبر۔ وزیر خارجہ ترکیہ طیارے کے ذریعہ بخارسٹ روانہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ یوگوسلاویہ رومانیہ اور زیکوسلاویکیہ کے درمیان جدید حربی معاہدے کے متعلق شاہ کیرول سے گفت وشنید کر سکیں مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی اور اٹلی کے معاہدے سے پیدا شدہ حالات اور اثرات پر غور وخوض کرنے کے لئے بلقان لیگ کا اجلاس ۲۹ اکتوبر کو ایتھنز میں منعقد ہو گا۔

لزبن ۲۲ اکتوبر۔ میڈرڈ سے چھ میل کے فاصلہ پر سرکاری اور باغی فوجوں میں خونریز معرکہ ہوا۔ باغیوں نے جن میں مراکشی عربوں کی اکثریت تھی۔ سرکاری فوجوں کو پسپا کر دیا۔ باغیوں نے متعدد فرانسیسیوں اور تین اطالویوں کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے فوراً بعد ان کو گولی سے اڑا دیا۔

میڈرڈ ۲۲ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اویڈو کے قریب اسٹوریئن کے کانکنوں نے باغیوں کا سلسلہ مواصلات منقطع کر دیا ہے۔ اور امدادی دستے بھیج دئے ہیں۔ کانکنوں نے باغی محاذ پر حملہ کیا۔ اور باغیوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ ۸۱ آدمی ہلاک ہو گئے۔

بمبئی ۲۲ اکتوبر۔ آج شہر میں امن رہا۔ آگ لگانے اور لوٹ مار کرنے کی

ایک کوشش کی گئی۔ لیکن پولیس نے شرارت پر قابو پا لیا۔ پولیس نے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کر کے دکانداروں کو دکانیں کھولنے کی ترغیب دی۔ بھنڈی بازار میں ایک آدمی پر حملہ کیا گیا۔ جو ہسپتال جا کر ہلاک ہو گیا۔ سپیشل مجسٹریٹ نے شورش پسندوں کو بید زنی کی سزا دی۔ پولیس نے اس وقت تک تیرہ سو فسادیوں کو گرفتار کیا ہے آتشزدگی کی اس وقت تک ۷۰ اور لوٹ کی ایک سو سے زائد وارداتیں ہوئیں۔ ٹریفک کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے لیکن عوام پر ابھی خوف وہراس طاری ہے۔ بائیکلہ میں منڈپ کی تعمیر کا کام آج بغیر کسی مزاحمت کے جاری ہو گیا۔ بائیکلا پولیس نے تیرہ آدمیوں کو چاقو رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

ماسکو ۲۳ اکتوبر۔ لینن گراڈ سے ایک روسی جہاز ہسپانیہ کے اشتراکیوں کی امداد کے لئے بہت سا سامان لے کر روانہ ہو گیا ہے۔ اس جہاز میں تین ہزار ٹن خوراک دو لاکھ ٹن خوراک کا دیگر سامان اور عورتوں اور بچوں کے لئے دس ہزار پارچات ہیں۔ یہ تمام سامان روس کے مزدوروں کے جمع شدہ چندہ سے خریدا گیا ہے۔

گجرات ۲۲ اکتوبر۔ کل صبح تین بج کر چالیس منٹ پر یہاں زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس کیا گیا۔ مالی اور جانی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

اندورہ ۲۲ اکتوبر۔ یہاں آگ لگ جانے سے ۱۸ عمارتیں جل کر خاکستر ہو گئیں متعدد گھرانے بے خانماں ہو گئے ہیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) انگلستان اور ویلز میں طلاق کے واقعات کے متعلق شائع شدہ اعداد وشمار سے پایا جاتا ہے کہ ۱۹۳۶ء میں طلاق کے واقعات کی بے حد کثرت رہی۔ اس سال ۴۷۰۵ اشخاص نے طلاق دی۔ ۱۹۳۴ء میں یہ تعداد ۴۲۰۰ ۱۹۳۳ء میں ۳۹۸۸ اور ۱۹۳۳ء میں ۲۹۲۵ تھی۔

امرتسر ۲۲ اکتوبر۔ گندم گھر ۳ روپے گندم ماگھ ۳ روپے ۲ آنہ دو دمڑی نخود گھر دو روپے دو آنے ۱۲ دمڑی نخود ماگھ ۲ روپے ۳ آنے ۱۰ دمڑی۔ سونا ۳۴ روپے چاندی ۵۰ روپے ۱۰ آنے۔

پیرس ۲۲ اکتوبر۔ امور خارجہ کی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر خارجہ سے فرانس اور روس کے جدید معاہدہ کے متعلق متعدد سوالات کئے گئے۔ اس سوال کے جواب میں کہ اگر روس ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں عدم مداخلت کے معاہدہ کو توڑ دے تو فرانس کا کیا رویہ ہو گا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ روس اور فرانس کا معاہدہ صرف اس صورت میں عمل میں آئے گا۔ جب کوئی اور سلطنت روس پر حملہ کر دے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہ معاہدہ جمعیت اقوام کے دائرہ عمل سے باہر نہیں۔

برلن ۲۲ اکتوبر۔ مجلس عدم مداخلت کو جرمنی نے بیان دیا ہے۔ کہ اس کے خلاف جو بہتان لگائے گئے ہیں۔ ان میں قطعاً کوئی صداقت نہیں۔ اسی سلسلہ میں حکومت جرمنی نے مجلس کو ایک طویل فہرست بھی پیش کی ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ روس نے دیدہ ودانستہ اسلحہ فراہم کئے۔

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ کراچی کے فضائی مستقر میں مزید عمارتیں بنائی جانے والی ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ ان عمارتوں پر ۵ لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔

شملہ ۲۲ اکتوبر۔ انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس شملہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ملیریا کے قلع قمع کے لئے غور وخوض کیا گیا۔ حکومت ہند نے اس سال صوبجات سے ملیریا کے دفعیہ کے لئے مبلغ ۱۰ لاکھ روپیہ کی منظوری دی تھی۔ اجلاس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مبلغ ۸ لاکھ روپیہ صوبجاتی سکیموں کے لئے وقف کیا جائے اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ غذائیت کے متعلق مشاورتی کمیٹی کے لئے وقف کیا جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی